رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

حضرت خلیفۃ المسیح (متعنا اللہ بطول حیاتہٖ آمین) کا

ورود قادیان

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تشریف آوری کے متعلق ۱۳ر جون کی آخری اور تازہ تار تک کے واقعات درج کر دیئے گئے تھے۔ اور جیسا کہ تار کے مضمون سے واضح ہوتا تھا ۱۴ر جون ۱۹۱۸ء کی رات کو بارہ بجے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ معہ حضرت ام المومنین و دیگر ممبران خاندان نبوۃ و اہل بیت حضرت خلیفۃ المسیح و خدام بٹالہ سٹیشن پر نازل ہوئے۔ قادیان سے خاکسار ایڈیٹر الحکم بمفتی فضل الرحمن صاحب اور سید اسعد علیشاہ صاحب اور بعض دوسرے احباب جیسے مولوی عبد المغنی صاحب مولوی نیک عالم صاحب پہلے سے سٹیشن پر موجود تھے۔

حضرت اور اہل بیت مسیح موعود علیہ السلام کے نزول سے خوشی کی ایک برقی رو حاضرین کے خون میں دوڑ گئی۔ حضرت ام المومنین کی طبیعت بہت اچھی تھی سفر کی کوفت اور ماندگی البتہ پائی جاتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بہت بشاش تھی حضرت کا ارادہ براہ راست ڈلہوزی تشریف لیجانے کا تھا۔ مگر خاکسار ایڈیٹر الحکم نے حضور کو قادیان تشریف لے چلنے کیلئے عرض کیا اور ادب کے ساتھ جماعت قادیان کے جذبات محبت و عقیدۃ کی ترجمانی کی کوشش کی۔ یہ درخواست بالآخر قبولیت کی عزت حاصل کر کے رہی۔ اور ۱۵ر کی صبح کو حضور دار الامان کیطرف روانہ ہوئے بٹالہ سے حضور گھوڑی پر سوار ہوئے اتنا خیال تھا کہ راستہ

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی پروپرائٹر پبلشر شائع ہوا

میں جا کر کچھ دور جا کر پھر ٹانگہ پر سوار ہو جائیں گے مگر گھوڑی پر سوار ہونے کے بعد ٹانگہ والوں کو ساتھ ملنے کی طاقت ہی نہ رہی حضرت گھوڑی دوڑاتے ہوئے چلے آئے۔ سید اسعد علیشاہ صاحب دوسرے گھوڑے پر ہمرکاب تھے۔ وہ نظارہ نہایت موثر تھا جبکہ حضور قافلہ سالار گھوڑی پر آگے آگے اور پیچھے سارا قافلہ رواں تھا۔ احباب ٹانگوں یکوں اور بہلی پر اور بعض پیدل جا رہے تھے راستہ میں احباب قادیان ملتے گئے اور نہر پر جماعت قادیان نے اپنے امیر حضرت مولانا مولوی شیر علی صاحب کی معیت میں حضرت امام کا استقبال کیا حضرت وہاں سے جماعت کے ساتھ قادیان کے راستہ تک قریباً دو میل پیدل تشریف لائے آپ کی رفتار میں معمولاً سرعت تھی اکثر احباب کو دوڑ دوڑ کر ساتھ ملنا پڑتا تھا۔

قادیان کے اس راستہ پر جو سڑک سے علیحدہ ہوتا ہے حضرت پھر گھوڑی پر سوار ہوئے اور معمولی رفتار سے خراماں خراماں حلقہ احباب میں دار الامان میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ علی ذالک۔ پورے ایک ماہ ۱۲ یوم کے بعد قادیان سے جب آپ تشریف لے گئے ہیں تو سخت نحیف اور مضمحل تھے۔ پالکی میں گئے تھے اور اب داخلہ شاہسوار کی حیثیت میں ہوا۔ ثم الحمد للہ علی ذالک ؞

حضرت کے ورود اور بعض دوسرے امور کے متعلق ایک دلچسپ مضمون انشاء اللہ کسی قریبی اشاعت میں درج کروں گا۔ حضرت کا ارادہ ڈلہوزی جانے کا مصمم ہے۔

۱۵ جون کو موسم نہایت خوشگوار رہا حضرت کی صحت الحمد للہ بہت اچھی ہے حضرت ام المومنین کی صحت بھی بہت اچھی ہے پھوڑا اب قریب قریب اچھا ہو گیا ہے۔

میں احباب کو حضرت اور ام المومنین کے صحت یاب ہونے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ وہ اپنی دعاؤں میں مستقلاً حضرت کی صحت کے متعلق التزام رکھیں ؞ شاید کل ۲۲ کو حضرت ڈلہوزی تشریف لیجائیں

اطلاع عام

گورنمنٹ کو سن کر یہ افسوس ہوا ہے کہ بعض بدنیت اشخاص کرنسی نوٹوں کو بٹا لئے بغیر لینے سے انکار کرتے ہیں۔ اس طرح انکار بالکل ناجائز ہے کیونکہ کرنسی نوٹ قانونی طور پر ان پر مندرجہ رقم کے برابر ہوتے ہیں اور اس لئے ان کی قیمت اسی قدر چاندی کے روپیوں کے برابر ہوتی ہے۔ چنانچہ گورنمنٹ اپنی واجب الوصول جملہ رقوم مثلاً معاملہ زمین وغیرہ کی ادائیگی میں ہمیشہ نوٹوں کو بخوشی لیتی ہے اور اسی طرح قرضہ جنگ کی بابت بھی نوٹ لئے جاتے ہیں اسی طرح ہر ایک شخص کو اختیار ہے کہ وہ اپنے بنج کے قرضوں کی ادائیگی میں کرنسی نوٹوں کو ان پر مندرجہ رقم کے عوض دے۔ اس کا قرض خواہ اس کو یہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ قرضہ کی رقم روپیوں یا کسی دیگر سکہ کی شکل میں ادا کرے۔ گورنمنٹ کا یقین ہے کہ جو افواہیں گورنمنٹ کے کرنسی نوٹوں کے خلاف اڑائی گئی ہیں وہ محض ایسے بدنیت اشخاص کا کام ہے جو جانتے ہیں کہ یہ افواہیں بے بنیاد ہیں لیکن انکو صرف اس غرض سے مشہور کرتے ہیں کہ ناواقف لوگوں کو ورغلا کر انکے نوٹ ان کی اصل قیمت سے کم روپیہ ادا کر کے حاصل کر لیں اور خود نفع اٹھائیں امید ہے کہ عوام الناس ایسے لوگوں کی ان دھوکہ بازیوں میں نہیں پھنسینگے جو وہ محض اپنی خود غرضی کیوجہ سے عمل میں لاتے ہیں امید ہے کہ اس تنبیہ کی اشاعت لوگوں کو اس دھوکہ میں پھنسنے سے بچائے گی اور وہ اپنے نوٹوں کو ان کی اصل قیمت سے کم روپیہ لیکر فروخت نہیں کریں گے اور اس طرح نقصان سے بچے رہیں گے ؞

مسلم و مہاجر

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان و ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ

کی منع کی ہوئی باتوں کو ترک کر دے۔ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس پاک ارشاد پر بہت غور کی ہے اور میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اس ایک جملہ کے اندر اس پاک مذہب کی کیفیت اور مذاہب باطلہ کا رد موجود ہے میں دعوٰے سے کہتا ہوں کہ کوئی مذہب ایسا نہیں جو اپنے نام کے اندر ایسی حقیقت اور صداقت رکھتا ہو یا بالفاظ دیگر یوں کہو کہ دوسرا مذہب ایسا نام نہیں رکھتا کہ اس کے سنتے ہی روح کے اندر ایک ایسی سکینت اور لذت پیدا ہو جائے جو اسلام کا نام سنتے ہی پیدا ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے مذاہب کے نام خود انسانوں نے تجویز کئے ہیں اور اسلام اللہ تعالےٰ نے آپ نام رکھا ہے اور یہ الہامی نام ہے کیونکہ یہ انسانی طاقت اور سمجھ سے برتر ہے کہ کوئی ایسا لفظ وضع کرے جو جامع صفات ہو اور ساتھ ہی اس کے افعال بھی ویسے ہوں۔

بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ انسان کے وضع کئے ہوئے عجیب عجیب نام ہوتے ہیں اور جب کام دیکھے جاتے ہیں تو وہ اور ہی کچھ ہوتے ہیں لیکن یہ خدا تعالیٰ کی کمال حکمت اور اسلام کی سچائی کا نشان ہے کہ جیسا اس کا نام ہے ویسے ہی اس کے کام ہیں۔ یہ امر دیگر ہے کہ ایک شخص مسلم نہ ہو جس پر مسلم کا اطلاق ہوگا اور جس کا مذہب حقیقۃً اسلام کہا جاویگا ہو نہیں سکتا کہ اس کے نام اور کام میں اختلاف ہو اسلام کے معنی ہیں حقیقۃً اللہ کے لئے اپنی گردن رکھدینا صلح اور آشتی کرنا ہر ایک حال میں عسر میں یسر میں تنگی اور فراخی میں بیماری اور تندرستی میں غرض انسانی زندگی کی ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ صلح اختیار کرنا اور ہر حالت میں **الحمد للہ** کہنا اور ہر عضو سے خواہ ظاہری ہو خواہ باطنی اظہار نفاق نہ کرنا۔ بلکہ فی الحقیقت ہر عضو اور ہر حرکت وسکون سے سچا مسلم ثابت کرنا کہ بلیٰ من اسلم وجھہ للہ و ھو محسن میں اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے۔

وجھہ سے مراد وہ ساری طاقتیں ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے شریعت کا امر جن کے سپرد ہوتا ہے ایک وہ طاقتیں ہیں۔ جو انسان کے اختیار میں نہیں ہیں لیکن وہ طاقتیں جن پر شریعت کا اخذ والرد ہوا ہے ان سب طاقتوں کا نام وجہ ہے پس سچا مسلم اسی وقت ہوتا ہے جب اپنی ساری طاقتوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں رکھدیتا ہے جیسے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوا اذ قال ربہ اسلم قال اسلمت لرب العلمین اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ تو فرمانبردار ہو جا حضرت ابراہیم نے عرض کیا کہ میں تو رب العلمین کا فرمانبردار ہو چکا۔ ابراہیمی صفت انسان کو اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے وہ سچا مسلم ہوتا ہے۔

اسلام ایک پیارا نام ہے اور اس کے سنتے ہی ایک سلیم الفطرت کی روح وجد کرتی ہوئی چلا اٹھتی ہے کہ یہی مذہب مجھے مطلوب ہے اسی سے میری روحانی تسلی اور اطمینان ہو سکتا ہے۔

مذہب ایک ایسی شے ہے جو اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان ایک سچا اور شدید واسطہ ہوتا ہے اگر وہ مذہب انسان کو اللہ تعالیٰ کی طرف نہیں لیجاتا اور اس کی روح میں صعود وارتقاء پیدا نہیں ہوتا تو اس مذہب کو اللہ تعالےٰ سے کوئی تعلق نہیں سمجھنا چاہیئے اور یہ بات حرف کہنے اور لاف زنی سے میسر نہیں آسکتی بلکہ اس کے واسطے ضرورت ہے ثمرات کی ضرورت ہے ان تعلقات شدید کے ثبوت کی کیونکہ۔ ہر کہ آمد ز آسمان او را از آن بار آور د۔ جب تک یہ حقیقت پیدا نہ ہو کچھ نہیں۔ اسلام کی حقیقت اس کے پیارے نام کے اندر موجود ہے جو اس کو کھودتا ہے وہ اس گوہر نایاب کو پالیتا ہے لیکن جو صرف پوست پر خوش ہو جاتا ہے وہ مغز کو پا نہیں سکتا۔

رسول اللہ صلعم نے اسلام کی حقیقت ان دو الفاظ میں بیان کر دی ہے یعنی مسلم وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی منع کی ہوئی چیزوں سے بچے۔ میرے دوستو! یاد رکھو ہجرت کی حقیقت یہ نہیں کہ تم اپنے گھر بار چھوڑ کر یہاں آجاؤ یہ ایک نمونہ ہے جس کے اندر یہ تعلیم موجود ہے کہ اپنے ایک محبوب کے لئے تم اپنے وطن اپنے عزیز واقارب اور دوسرے منافع کو چھوڑتے ہو اسیطرح حقیقی محبوب کو

مکتوبات صادق

(لسان القرآن کے سیکھنے کا سوال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرآن کریم اور اس کی لسان پاک کے ساتھ بہت محبت اور عشق تھا اس عشق کے جذبہ کا اظہار آپ نے اس شعر میں بھی فرمایا۔

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ میرا یہی ہے

قرآن کریم کی عظمت اور شوکت کے دلائل میں **لسان القرآن** بھی ایک برہان ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منن الرحمٰن اسی اصل کو مدنظر رکھ کر لکھنی شروع کی حضور کا منشار تھا کہ عربی کو جو فی الحقیقت ام الالسنہ ہے ام الالسنہ ثابت کر کے قرآن مجید کو ام الکتب ثابت کر دیا جاوے حضور کو عربی زبان کی اشاعت وترویج کے متعلق بھی خاص جوش تھا۔ایک وقت تھا کہ حضرت کے گھر میں بچے عربی فقرے بولتے نظر آتے تھے۔پھر حضرت نے ارادہ فرمایا کہ میں عربی فقرات لکھوں یہ دراصل ایک عربی زبان کا کورس تھا چنانچہ آپ نے وہ فقرات لکھنے شروع فرمائے وہ چھپنے لگے اور تمام چھوٹے بڑے شوق سے انہیں یاد کرتے اور امتحان ہوتے حضرت خود پوچھتے اور امتحان ہوتا۔

مگر پھر حضرت کی مصروفیت نے اس سلسلہ کو جاری نہ رہنے دیا حضرت اولوالعزم نے تشحیذ کے ذریعہ اس مذاق کو پیدا کرنا چاہا۔ مگر کچھ عرصہ کے بعد وہ بھی چل کر رہ گیا۔ مجھے تعجب کے ساتھ یاد آجاتا ہے اور ہر شخص جو اس پہلو سے اس پر غور کریگا۔اس پر ایک وجد کی کیفیت طاری ہو جائے گی کہ حضرت مسیح موعود ایک فرد وحید تھا۔جماعت کی عام تلقین و تعلیم خود کرتا ہے مہمان نوازی آپ کرتا ہے سلسلہ میں نئے داخل ہونے والوں کے لئے سلسلہ کی ہدایات کا دینا اور مخالفین اسلام اور مخالفین سلسلہ کے سوالوں کے جوابات آپ لکھنا اور پھر تعلیمی سلسلہ میں جماعت میں قرآن مجید کی زبان کا عام شوق جماعت میں پیدا کرنے کے لئے خود فقرات لکھنا آپ کے کاموں پر یکجائی نظر کرنے سے ایک حیرت معلوم ہوتی ہے۔اس پر تفصیلی بحث انشاءاللہ العزیز سیرۃ میں ہوگی۔لیکن آج آپ کی جماعت لاکھوں نفوس ہیں اور ان میں تعلیم یافتہ اور بڑے بڑے عربی دان ہیں مگر ان میں سے کوئی اس کام کو ابتک نہیں کر سکا کہ عربی زبان کی تحصیل کے لئے عام فہم اصولوں پر کوئی کتاب لکھ دے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کو اس کا خیال ہے۔چنانچہ اسباق القرآن میں آپ نے یہ التزام بھی رکھا ہے کہ عربی زبان کے قواعد بیاں ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ چاہیگا تو یہ کام ہو جائے گا۔

غرض جو مکتوب آج میں درج کرتا ہوں اس میں عربی فقرات سے وہی فقرات موجود ہیں۔ہمارے علماء اگر توجہ کریں تو عربی زبان کا مذاق قوم میں پیدا کر سکتے ہیں۔ اور آسان طریقہ سے یہ زبان سکھا سکتے ہیں۔خدا کرے ایسا ہو۔ (ایڈیٹر)

وہ مکتوب یہ ہے

جناب میر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:-

امید ہے کہ یہ پہلا خط آپکو ملکر خوش کریں گے امید ہے کہ اس خط سے قبل ایک مفصل خط لاہور سے،ہوتا ہوا آپ پڑھ چکے ہونگے اور اس کی رسید پر سب کی یکجائی رسید مجھکو مرحمت کرینگے جس قدر لیکچر آپ کے پاس موجود ہیں جلد ارسال کر دیں۔شیخ غلام حیدر ڈپٹی انسپکٹر جلد قادیان آنے والے ہیں۔امیر علی شاہ صاحب نے اپنی کامیابی کے متعلق اب تک کچھ نہیں لکھا۔سنا ہے کہ شیخ غلام حیدر صاحب کی جگہ پتا نہ ہمیالی میں جانے میں قرآن تو پاس کے

ہیں۔ مگر ان کی خاموشی تردد میں ڈالتی ہے۔

آج رات کو حضرت اقدس نے بڑی دلچسپ گفتگو کی۔ فرمایا حسب وعدہ الٰہی وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ میں چاہتا ہوں کہ اپنی زندگی میں اپنی جماعت کو ان کے غیروں پر فوق دیکھ لوں۔ میرے نزدیک بڑی فوقیت کی اصل

تقویٰ اور علم قرآن ہے

اور علم قرآن۔ لسان عرب پر موقوف ہے۔ میں نے عجیب اصول ایجاد کئے ہیں کہ تھوڑی مدت میں ہماری جماعت کے لوگ زبان عربی پر اچھی اطلاع حاصل کر لیں گے اور وہ وقت دور نہیں کہ ہمارے بچے مسجدوں میں جا کر بڑے بڑے مولویوں سے عربی میں خطاب کریں اور ان کو آخر رسوا اور خجل کر دیں۔

فرمایا خدا کی نصرت اور خذلان سے مرد حق اور مردود و حق شناخت کیا جاتا ہے۔ ہمارا مطبع ایسا ہے۔ جیسے گورنمنٹ انگلشیہ کی دو لاکھ فوج ٹرانسوال کے بوئروں کے سر پر ہے کہ آئے دن چاروں طرف سے ان پر توپیں چھوڑتی ہیں۔

(یہ ان ایام کا ذکر ہے جبکہ ٹرانسوال کے ساتھ جنگ تھی اور آج تو خدا کے فضل سے ٹرانسوال ہماری سرکار کے تاج کا ایک رتن ہے) (ایڈیٹر)

اس طرح آئے دن ہمارا مطبع لجمد اللہ اشتہار یا اشتہار توپوں کی شکل میں ہمارے مخالفوں کے سر پر برکرتا ہے اور ہمارے مخالف مخذول اور بے سامان محض ہیں۔ بڑے مخالف .... کو دیکھ لو۔ آگے بھی ایک بے سامان شخص تھا مگر اب تو قطعاً مخذول ہو گیا ہے ایک ورق اسے چھپوانا پڑتا تھا تو مطبع بہ مطبع خوار ہوتا اور ان سے حساب کتاب میں ہاتھا پائی کرتا اور بصد خواری مدتوں کے بعد ایک حقیر حیلی پرچہ نکالتا۔

اس قدر خدا تعالیٰ کی نصرت ہے کہ ہمیں خبر بھی نہیں کہ کس طرح اتنا خرچ چل رہا ہے۔ کل عربی فقروں کا امتحان لیں گے اور پھر دوسرا سبق دیں گے۔ چودھری نصر اللہ خانصاحب کے خصوصاً ملکر میرا سلام کہیں اور وقت کی قدر پر گفتگو کریں اور پوچھیں کیا وہ میری تکلیف گوارا کرتے ہیں۔ کہ چٹھی لکھنے کی زحمت گوارا کروں۔ عبد الکریم عفی عنہ

(ایڈیٹر) چودھری نصر اللہ خانصاحب قبلہ اس وقت سلسلہ میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ محبت اور حسن ظن رکھتے تھے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ کو بڑی تڑپ تھی کہ چودھری صاحب سلسلہ میں داخل ہو جائیں۔ اونہوں نے ایک خط چودھری صاحب کو لکھا تھا۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ضرورۃ الامام کے ساتھ شایع کرنے کی اس کو عزت دی۔ اس خط کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا صیغہ ڈاک ان خطوط سے اگر کوئی فائدہ اٹھائے تو از بس مفید ہو۔ اس وقت اکیلے حضرت مولوی عبد الکریم صاحب خط لکھتے تھے۔ اور پیر افتخار احمد صاحب بھی ساتھ کام کرتے تھے۔ مگر آج تو ایک اچھا عملہ ہے۔

میری آواز میں شاید وہ اثر نہیں

صیغہ ڈاک میں اگر شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کا اضافہ ہو جاوے تو بہت ہی موزون ہے۔ اس مخلص نوجوان نے حضرت خلیفۃ المسیح کے سفر بمبئی میں اپنی پوری قابلیت اور اہمیت ثابت کر دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آخری ایام سفر لاہور میں وہ دفتر الحکم میں کام کرتے تھے اور خاص رپورٹر کی حیثیت سے الحکم نے ان کو روانہ کیا تھا۔ اس وقت بھی اونہوں نے اپنی قابلیت کا ثبوت دیا تھا۔ احباب کے جذبات اور ان کی تڑپ کا احساس جو اس مخلص نوجوان کو ہے وہ ان خطوط سے ظاہر ہے جو انہوں نے لکھے۔ اس لئے میں الحکم کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ادب سے عرض کرتا ہوں کہ جماعت کے افراد آپ کے حالات سے واقف ہوتے رہنے کے لئے بیقرار رہتے ہیں۔ ان کی اس ضرورت کو پورا کرنے کی طرف حضور کی توجہ کی ضرورت ہے۔

آریہ اخبارات کی خیرہ سری

لاہور کا آریہ گزٹ جو ایڈیٹر پرکاش کے خلاف ہتک کی سازش میں شریک ہو کر اخلاقی کمزوری کا ارتکاب کر چکا ہے محض غلط بیانی سے کام لیکر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہائی سکول کے خلاف طوفان بے تمیزی پیدا کرنا چاہتا ہے ۔

ہمیں افسوس ہے کہ وہ قوم جو اپنے اصولوں میں ست کے قبول کرنیکے لئے ہمیشہ طیار رہنے کی مدعی ہے اس کے لیڈروں کی یہ حالت ہے کہ جھوٹ کی نجاست سے پرہیز نہیں کرتے ایک شخص تعلیم یافتہ ہو کر ایک مشہور انسٹیٹیوشن (تعلیم الاسلام ہائی سکول) کے متعلق الزام لگاتا ہے کہ وہاں ہندو لڑکوں کو مذہبی تعلیم کیلئے مجبور کیا جاتا ہے اور اس سکول کے ہندو طلبا، اعلان کرتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے صداقت کا تقاضا تھا کہ اس غلط بیانی بلکہ افترا کا ندامت کیساتھ اعتراف کر لیا جاتا مگر نہیں۔

پھر اس مدرسہ کے کورس میں ایک کتاب کا داخل نصاب ہونا ظاہر کیا گیا اور وہ کتاب داخل نصاب نہیں۔ مگر ان ست ودیا دھی آدمی مول اپنک کے ماننے والوں کو خلاف واقعہ اظہار سے شرم نہیں آتی۔ باوجود اس قسم کی غلط بیانیوں کے اب یہ کہا جاتا ہے کہ یہ کتاب ایسے مضامین پر مشتمل ہے کہ گورنمنٹ کو فوراً ضبط کر لینا چاہیئے اس تجویز اور تحریک پر سنجیدہ لوگوں کو تو بے اختیار ہنسی آتی ہے آریہ گزٹ کا ایڈیٹر اور اس کے ہم نوا شاید یہ سمجھتے ہیں کہ انہیں ہوم رول مل گیا ہے اور انہیں اختیار دیدیا گیا ہے کہ وہ جس کتاب یا تحریر کے خلاف منہ کھول لیں وہ فوراً ضبط ہو جایا کریگی مگر انہیں یاد رکھنا چاہیئے کہ گورنمنٹ ان سے زیادہ باخبر ہے اور وہ ہر ایک قوم کے لٹریچر سے واقف ہے اور اس کی واقفیت کے ذرایع وسیع ہیں وہ کتاب (جس کے متعلق آریہ گزٹ اور اس کے ہم نواؤں نے طوفان بے تمیزی پیدا کرنا چاہا ہے) آج طبع نہیں ہوئی۔ کم و بیش اس کے چھ سات مختلف ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور اس میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کی حیثیت معمولی مصنفوں کی تحریرات کی نہیں بلکہ احمدی جماعت حضرت مسیح موعودؑ کی حیثیت ایک نبی کی حیثیت یقین کرتی ہے اور آپ کی تصانیف مذہبی کتب مقدسہ کی حیثیت رکھتی ہیں جس طرح پر بائیبل میں ممکن ہے بعض الفاظ ایسے ہوں جو آریہ گزٹ کے ایڈیٹر کی رائے میں قابل اخراج ہوں لیکن بائیبل کتب مقدسہ کی وجہ سے قانونی اثرات سے محفوظ ہے اور مستثنیٰ ہے اسیطرح پر حضرت مسیح موعودؑ کی تصنیف کردہ کتب کا پایہ ہے کسی شخص کو انہیں ترمیم یا تنسیخ کا کوئی حق نہیں۔ بعض کتب حضرت مسیح موعودؑ کے بعد دوبارہ طبع ہوئی ہیں اور اگر پہلے ایڈیشن میں کوئی چھاپہ کی غلطی بھی رہ گئی ہے تو ان کتابوں کے جائز احترام نے ہمکو اتنی ترمیم کی بھی اجازت نہیں دی گو حاشیہ میں اسکی اصلاح کردی گئی ہو مگر اصل کتاب میں تبدیل کرنیکی جرات ہم نہیں کر سکتے اسلئے اولاً حضرت مسیح موعودؑ کی تالیفات کے متعلق یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہم ان کتب کو کتب مقدسہ سمجھتے ہیں۔ اس لئے کہ وہ خدا کے ایک نبی نے لکھی ہیں۔

پھر جس شعر کو شر انگیز کہا جاتا ہے۔ **کتوں سا کھولنا منہ تخم فنا ہی ہے** کیا وہ حقیقت میں غلط ہے یا حضرت مسیح موعودؑ کی قلم سے ایک بدزبان اور گالیاں دینوالے شخص کو کہا جاوے تو یہ شر انگیز ہو جاوے لیکن اگر آریہ سماج کا کوئی مسلم لیڈر اور سادھو ایسا کہے تو وہ اعلیٰ درجہ کی بات ہو مجھے اس قصہ کے لئے آریہ سماج کی پچھلی تاریخ کو دوہرانیکی ضرورت نہیں جب کلچرڈ مہاتما پارٹی میں اخباری جنگ شروع تھی اور بڑی بڑی پگڑیاں اور ٹوپیاں پاؤں میں روندی جا رہی تھیں اور نہ مجھے گورنمنٹ کے ذمہ وار افسروں کی تحریروں کو سند میں پیش کرنیکی حاجت ہے کیونکہ یو۔پی کی گورنمنٹ نے اپنی انتظامی رپورٹوں تک میں اس گندے لٹریچر کا ذکر کیا ہے جو آریہ سماج کے بعض ممبروں نے پھیلایا ہے۔

میں اس تازہ ترین خطاب کا ذکر کرتا ہوں جو مہاتما منشی رام جی حال سوامی شردھانند جی مہاراج نے آریہ اخبارات کے ایڈیٹروں کو دیا ہے۔ وہ خطاب

شکاری بلڈاگ (کتے) کا خطاب ہے

ہمعصر آریہ مسافر نے ۲۴ مئی سنہ ۱۹۱۸ء کی اشاعت میں لکھا ہے۔ کہ

یہ ایک عام علم ہے کہ سرکاری خطابات ہندوستانی ایڈیٹروں کو بہت ہی شاذ و نادر نصیب ہوتے ہیں اور پھر ان میں بھی آجتک کسی آریہ اخبار کے ایڈیٹر کو تو سرکار سے کبھی خطاب ملا ہی نہیں ہے غالباً اس کمی کو پورا کرنے کے لئے شری سوامی شردھانند جی سنیاسی نے پچھلے ہفتہ بعض آریہ اخبارات کے ایڈیٹروں کو ایک خطاب عطا کیا ہے اور وہ خطاب

شکاری بلڈاگ (کتے) ہے

بہرحال جن آریہ ایڈیٹروں کو یہ خطاب ملا ہے انہیں ہم دلی خلوص کے ساتھ مبارکباد دیتے ہیں،" مہاتما جی نے یہ تازہ خطاب آرین اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کو دیا ہے آریہ گزٹ اس کی صراحت کرے کہ وہ کون کون خوش قسمت ایڈیٹر ہیں ایسی صورت میں جبکہ خود آریہ سماج کی چوٹی کے بزرگ اور مہاتما اپنے ان ایڈیٹروں کو جو اخبار کے ایڈیٹر کی حیثیت میں ہیں یہ خطاب دے رہے ہیں تو حضرت مسیح موعود نے اگر کسی بدزبان اخبار نویس کے متعلق یہ شعر لکھا تھا تو واقعات نفس الامری کے اندر ہے اور مہاتما جی اس کے موید ہیں۔

جو بات اصولاً غلط ہو سکتی ہو۔ ایسے بے اصولے پن سے ایگار کر پیش کرنا سراسر بیہودگی ہے

آریہ گزٹ شیشے کے مکان میں بیٹھکر دوسروں پر پتھر پھینکنا چاہتا ہے مگر اس نادان کو خبر نہیں کہ ایک معمولی روڑا بھی اس کی خانہ ساز خوبصورتی کو چکنا چور کر دیگا درثمین کے متعلق تو میں نے لکھا ہے کہ احمدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے ہیں۔ لیکن ستیارتھ پرکاش جو آریہ سماج میں وہ حیثیت نہیں رکھتی جو کتب مقدسہ کی ہے اس کے بابوں کے باب ایسے مضامین سے پر ہیں جو کیا اخلاقی حیثیت سے کیا سیاسی پہلو سے کبھی بھی قابل اشاعت نہیں یہ گورنمنٹ پنجاب کی کمال مہربانی اور چشم پوشی ہے جو ابتک اس کتاب کو ضبط نہیں کیا۔ لیکن اب جبکہ آریہ سماج کے اخبارات جن میں سے بعض کے ایڈیٹروں کو مہاتما جی بلڈاگ کہتے ہیں دوسروں کو کاٹتے ہیں تو لازماً ان کے منہ میں انہیں کا لقمہ دینا پڑیگا۔

بہتر تھا آریہ گزٹ اور اس کے سازشی اس سوال کو نہ چھیڑتے ورنہ آریہ سماج کے لٹریچر کی پڑتال بہت برے نتائج پیدا کرے گی۔

یہ وقت نہیں کہ گورنمنٹ کو اس قسم کے اندرونی جھگڑوں کی طرف متوجہ کرکے اوقات کو ضائع کیا جاوے بلکہ یہ وقت تھا اور ہے کہ اندرونی نزاعوں کو نہ کرکے اس کام میں اپنے آپ کو لگا دیا جاتا جو ایک شریر النفس ظالم اور امن کے دشمن کے مقابلہ میں [illegible] آریہ سماج کی کالج پارٹی

کا آرگن (جس کے سرپرستوں میں لالہ جپت رائے اور مہاتما منشی رام جی کے خلف الرشید اور سٹر پرمانند جیسے آدمی ہو چکے ہوں) اس سوال کو اگر ابھار رہا ہے تو اسکی غرض محض شرارت اور ہندوؤں کے جذبات کو مسلمانوں کے خلاف اکسانا ہے اور بس ورنہ جبکہ ستیارتھ پرکاش میں عیسائیوں مسلمانوں۔ برہمنوں سکھوں اور خود حکومت تک کے خلاف خیالات موجود ہیں ایسے ایسی تحریک کرتے ہوئے شرم کرنی چاہیئے۔

آریہ گزٹ جس پارٹی کا آرگن ہے اس کے بعض ممبروں نے جس شدید سرگرمی کا ثبوت گذشتہ ایجیٹیشن میں دیا ہے وہ کوئی مخفی بات نہیں۔ ایسی حالت میں احمدی سلسلے کے خلاف جوش پھیلانیکا جو طریق اختیار کیا گیا ہے اس کی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ سلسلہ احمدیہ ان کی ہوم رول کی مجوزہ سکیم کی تائید کرنیکے لئے طیار نہیں۔ دراصل ہمارے خلاف جو کچھ بھی جوش پیدا کیا جارہا ہے اسکی جڑ محض یہی ایک امر ہے جو ہوم رول کی سکیم کی مخالفت اس سلسلہ نے کی ہے ورنہ درثمین یا حضرت مسیح موعود کا کوئی مضمون یا کوئی کتاب اس سپرٹ میں لکھی ہی نہیں گئی۔ وہ مذہب جو دنیا میں امن قائم کرنیکے لئے آیا اور جس نے مذہبی مناظرات کی اصلاح کا سب سے اول بیڑا اٹھایا اور اس کے لئے گورنمنٹ کو توجہ دلائی جس کے خلف الرشید اور جانشین حضرت اولوالعزم مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے ایک خاص سکیم گورنمنٹ کے سامنے رکھی۔ وہ اور اس کی جماعت کبھی نہیں چاہتی کہ دل آزار لٹریچر پھیلایا جاوے۔ اور ڈرا سر کی گورنمنٹ ان تمام واقعات سے بخوبی واقف ہے اور یہ خدا کے فضل کی بات ہے کہ اس کے عہد میں یہ سوال اٹھا ہے اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ ہوم رول سکیم کے خلاف احمدیہ ایڈریس کی اشاعت کے بعد یہ جوش پھیلانیکی کوشش کیجاتی ہے اور کالج پارٹی کا آرگن اس کا علم بردار ہو کر نکلتا ہے یہ واقعات بتا رہے ہیں کہ اس کی

تہ میں کیا چیز ہے؟

ستیارتھ پرکاش میں جو خطرناک تعلیم دی ہے اور اس سے متاثر ہو کر اس کے پیروؤں نے جو گئو بیلا یا ہے اور ہندوستان کی مخلوق جو خون

پیدا ہیں جو ایک وفا دار اور امن پسند شہری میں ہونے چاہئیں ۔۔ (باقی آئندہ)

الحکم کے ممبروں کی توجہ طلب

الحکم کے قیام وبقا کے لئے جس قدر ممبروں کے لئے توجہ دلائی گئی تھی ابھی تک وہ تعداد تہائی کے قریب بھی نہیں پہونچی میں دوسری قوموں کے اخبارات کے سرپرستوں کی اولوالعزمیوں کا ذکر کرنیکی ضرورت نہیں سمجھتا احمدی جماعت خدا کے فضل وکرم سے اپنے اخلاص ایثار میں کسی قوم سے پیچھے نہیں اور جس قدر سلسلے کے کاموں میں یہ جماعت حصہ لے رہی ہے اسکی نظیر دوسری قوموں میں نہیں مل سکتی۔ اس لئے مجھے صرف یہی کہنا ہوگا کہ میری مجوزہ اور مطلوبہ تعداد کو فوراً پورا کردو پچاس ایسے بزرگ کھڑے ہو جائیں جو بیس روپیہ سالانہ اپنے اخبار کیلئے دیدیں الحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی یادگار ہے اور حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے اپنی آخری گھڑیوں میں اس امانت کو خلیفہ ثانی کے سپرد کردیا میں تو اس کو بھی خلافت ثانی کی ایک دلیل قرار دیتا ہوں انجمن اور اس کے کارکن موجود تھے۔ مگر حضرت خلیفہ اول نے ان میں سے کسی کے سپرد یہ کام نہ کیا بلکہ حضرت اولوالعزم کو بلاکر الحکم کے اجرا کا کام سپرد کردیا بہرحال الحکم کو جو حضرت مسیح موعود کے عہد کی یادگار ہے۔ جس کے لئے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے خود اپیل کیا۔ قائم اور زندہ رکھنا قوم کا فرض ہے میں صرف اس قدر چاہتا ہوں۔ کہ الحکم کو زندہ رکھو اور اس کے لئے مجھے پچاس ایسے بزرگوں کی ضرورت ہے جو بیس روپیہ سالانہ دیں اور ایک سو جو دس روپیہ سالانہ دیں اور پچاس دس دس خریدار پیدا کریں یہ بڑی تھوڑی تعداد ہے جسکا مطالبہ کیا گیا ہے اسے جلد پورا کردو۔

خریداران الحکم توجہ فرماویں

الحکم خدا کے فضل سے پابندی وقت کے ساتھ عمدہ کاغذ پر شائع ہو رہا ہے۔ اور پانچواں مہینا خدا کے رحم سے ختم ہو رہا ہے۔ جن احباب نے اب تک قیمت ادا نہیں کی وہ دفتر سے جاری شدہ **وی پی وصول** فرماکر ممنون فرماویں۔

یعقوب علی۔